Q. No. 2 Part (i) سوال نمبر 2 جز (i) 1956 کے آئین کے تحت ووٹ کا حق تحریر کریں

جواب: 1956 کے آئین کے تحت پاکستان میں ہر شہری کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہے بشرطیکہ اس کی عمر اٹھارہ سال سے کم نہ ہو۔ اور اس کا نام انتخابی یا ووٹر لسٹ میں موجود ہو۔ اور اس کے علاوہ اس کو کسی مجاز عدالت نے دماغی طور پر معذور قرار نہ دیا ہو۔ پاکستان میں ہر شہری خواہ مشرقی پاکستان سے ہو یا مغربی پاکستان سے بلا تمیز کی بنیاد پر ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ کسی شہری سے یہ حق چھینا نہیں جا سکتا۔ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ووٹ کا حق حاصل ہے۔ اگر کسی سے یہ حق ملتوی کیا جائے تو وہ عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔ 1956 کے آئین کے تحت یہ حق دیا گیا لیکن 1962 کے آئین کے تحت پہلی سی تبدیلیاں کی گئی ووٹ کے حق کے بارے میں۔

Q. No. 2 Part (II) سوال نمبر 2 جز (II) تحریک علی گڑھ کے کوئی پانچ اثرات تحریر کریں

جواب: تحریک علی گڑھ کے کوئی سے پانچ اثرات درج ذیل ہیں۔

i- مسلمانوں کے معاشی معاشرتی حالات میں بہتری آئی۔

ii- مسلمانوں نے تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل کی اور تعلیم حاصل کر کے سرکاری نوکری کے اہل بنے۔

iii- تحریک علی گڑھ کی وجہ سے انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان مفاہمت کی فضا پیدا ہوئی۔

iv- تحریک علی گڑھ کی وجہ سے مسلمانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد شروع کی۔ اور کامیابیاں حاصل کی۔

v- تحریک علی گڑھ کے نتیجہ میں تحریک پاکستان کا آغاز ہوا۔ اور مسلمانوں نے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا۔

Q. No. 2 Part (iii) 1973 کے آئین کے تحت سینٹ کے بارے میں تحریر کریں **سوال نمبر 2 جز (iii)**

جواب: 1973 کے آئین میں پہلی مرتبہ مقننہ کو دو ایوانوں پر مشتمل بنایا گیا۔ ایوان زیریں کا نام قومی اسمبلی اور ایوان بالا کو سینٹ کا نام دیا گیا۔ ایوان بالا یعنی سینٹ میں تمام ارکان براہ راست ہی منتخب ہوتے ہیں۔ یعنی ہر صوبے سے ارکان کی تعداد 23 ہے اور وفاق سے 4 ارکان لیے گئے۔ جن میں خواتین اور علماء کی بھی نشستیں رکھی گئی۔ سینٹ ایک مستقل ایوان ہے اسے توڑا نہیں جا سکتا۔ سینٹ کے اجلاس کی صدارت کے لئے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ چیئرمین اجلاس کی صدارت کرتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں یہ فرائض ڈپٹی چیئرمین ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ سینٹ اور قومی اسمبلی کے اختیارات برابر ہیں۔ کوئی بھی بل کسی بھی ایوان میں پہلے پیش کیا جاتا ہے اور اس کی دو تہائی اکثریت کے بعد دوسرے ایوان میں پیش کیا جاتا ہے۔ صدر کی غیر موجودگی میں چیئرمین سینٹ قائم مقام صدر ہوتا ہے۔

Q. No. 2 Part (iv) معاشرتی خدمات کی فراہمی میں حکومت کا کردار تحریر کریں۔ **سوال نمبر 2 جز (iv)**

جواب: معاشرتی خدمات کی فراہمی میں حکومت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ حکومت معاشرتی خدمات میں کچھ کام کرتی ہے جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

عوامی فلاح و بہبود:
حکومت ہر وقت عوامی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہے۔

انصاف کی فراہمی:
ہر شہری کو انصاف فراہم کرنے کے لیے حکومت کوشاں ہے۔

تعلیمی سہولیات:
حکومت کوشش کر رہی ہے کہ ہر جگہ خصوصاً دیہات میں سکول کھولے جائیں۔

خوشحال معاشرے کا قیام:
معاشرتی برائیوں کے خاتمے کے لیے مختلف کمیٹیاں قائم ہیں اور ادارے بھی متحرک ہیں۔
معاشی خوشحالی، روزگار کے بہتر مواقع دیے جا رہے ہیں۔

Q. No. 2 Part (v) سوال نمبر 2 جز (v) اسلام میں آزادی کا کیا تصور ہے؟

جواب: اسلام وہ واحد دین ہے جس میں آزادی پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلام نے تمام انسانوں کو برابر کیا ہے۔ اور برتری سے پاک کیا ہے۔ یعنی کوئی شخص برتری کی بنیاد پر دوسرے کی آزادی کو مختلف نہیں کر سکتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد اور دین آنے سے پہلے لوگ غلام کیا جاتے تھے۔ غلاموں کی منڈیاں لگتی تھیں۔ لیکن دین اسلام کی بدولت آج ایسا نہیں ہے۔ اسلام میں ہر شخص آزاد ہے۔ چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ ہر شخص کو مذہبی آزادی ہے اپنی مرضی کا مذہب اختیار کرنے کی آزادی ہے۔ کسی سے کوئی زبردستی نہیں۔ اسلام نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں کی آزادی کا بھی حکم دیتا ہے۔ کسی جانور یا پرندے کو بھی قید کرنے اور اس کی آزادی چھیننے سے منع فرمایا ہے۔

Q. No. 2 Part (vi) سوال نمبر 2 جز (vi) اسلامی معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: اسلام نے نہ صرف کیا موضوع بلکہ انسانوں کو زندگی گزارنے کے تمام طریقے بتائے ہیں۔ چاہے وہ مذہبی ہو معاشی ہو، معاشرتی ہو یا کوئی اور ہو۔ اسلام نے دولت کی منصفانہ تقسیم کا حکم دیا ہے تاکہ غریبوں مسکینوں کی بھی مدد کی جائے۔ زکوٰۃ، صدقات خیرات کی تقسیم بھی منصفانہ کی ہے اور کسی کو اس سے محروم نہیں رکھا جو مستحق ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"تم میں سے جس کے پاس ضرورت سے زیادہ ہو تو اسے لوٹا دو جو اس کی ضرورت مند ہو۔"

Q. No. 2 Part (vii) سوال نمبر 2 جز (vii) فلاحی ریاست میں حصول انصاف کے لیے اسلامی اقدار کے کردار پر مختصراً روشنی ڈالیں۔

جواب: فلاحی ریاست ایک مثالی ریاست ہوتی ہے۔ اور انصاف کی فراہمی ہوتی ہے۔ اسلامی ریاست بھی فلاحی ریاست ہوتی ہے۔ اسلام نے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ریاست اس کی سرپرست ہے جس کا کوئی سرپرست نہ ہو۔
یعنی فلاحی ریاست فلاح و بہبود کے لیے کام کرتی ہے۔ حضرت عمر رات کو گشت کرتے تھے اور دیکھتے تھے کہ کوئی غریب بھوکا نہ ہو۔ ایک مرتبہ حضرت عمر عدالت گئے اور فرمایا "زید بھی قاضی نہیں ہو سکتا جب تک اس کے نزدیک عمر اور عام مسلمان برابر نہ ہو۔ یعنی بغیر کسی تفریق کے ہر کسی کو انصاف مہیا کیا جاتا ہے اسلامی ریاست میں۔
حضرت عمر نے فرمایا "میں کسی کو خوف نہیں دوں گا جو دوسرے کی حق تلفی کرے۔"

Q. No. 2 Part (viii) سوال نمبر 2 جز (viii) خارجہ پالیسی کیا ہوتی ہے؟

جواب: انسان تنہا نہیں رہ سکتا۔ وہ اپنی ضروریات کے حصول کے لیے دوسروں کے ساتھ رہنے پر مجبور ہے۔ اسی طرح کوئی ریاست بھی تنہا نہیں رہ سکتی وہ اپنے معاشی، معاشرتی حالات کی بہتری کے لیے دوسری ریاستوں سے تعلق استوار کرتی ہے۔ اور تعلقات قائم کرنے کے لیے کچھ اصول اور بنیادی مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پالیسی بنائی جاتی ہے جو "خارجہ پالیسی" کہلاتی ہے۔
یعنی دوسرے ممالک سے تعلقات کے لیے بنائی گئی پالیسی خارجہ پالیسی کہلاتی ہے۔ خارجہ پالیسی میں کچھ عوامل کارفرما ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

* نظریاتی عوامل
* اقتصادی عوامل
* جغرافیائی عوامل
* قومی مفاداتی عوامل
* واقعاتی عوامل
* نفسیاتی اور تاریخی عوامل

Q. No. 2 Part (ix) معاشی تعاون کی تنظیم کے (ای سی او) کے اہم مقاصد تحریر کریں۔

سوال نمبر 2 جز (ix)

جواب۔ معاشی تعاون کی تنظیم (ای سی او) کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

i۔ معاشی، تکنیکی اور ثقافتی میدان میں تعاون کی فضا پیدا کرنا۔

ii۔ علاقائی سطح پر تجارتی اور سائنسی منصوبوں پر عمل درآمد کرانا۔

iii۔ باہمی امداد کے ساتھ ترقی کی منازل قائم کرنا۔

iv۔ تجارتی شعبوں میں ایک دوسرے کو سہولیات بہم کرنا۔

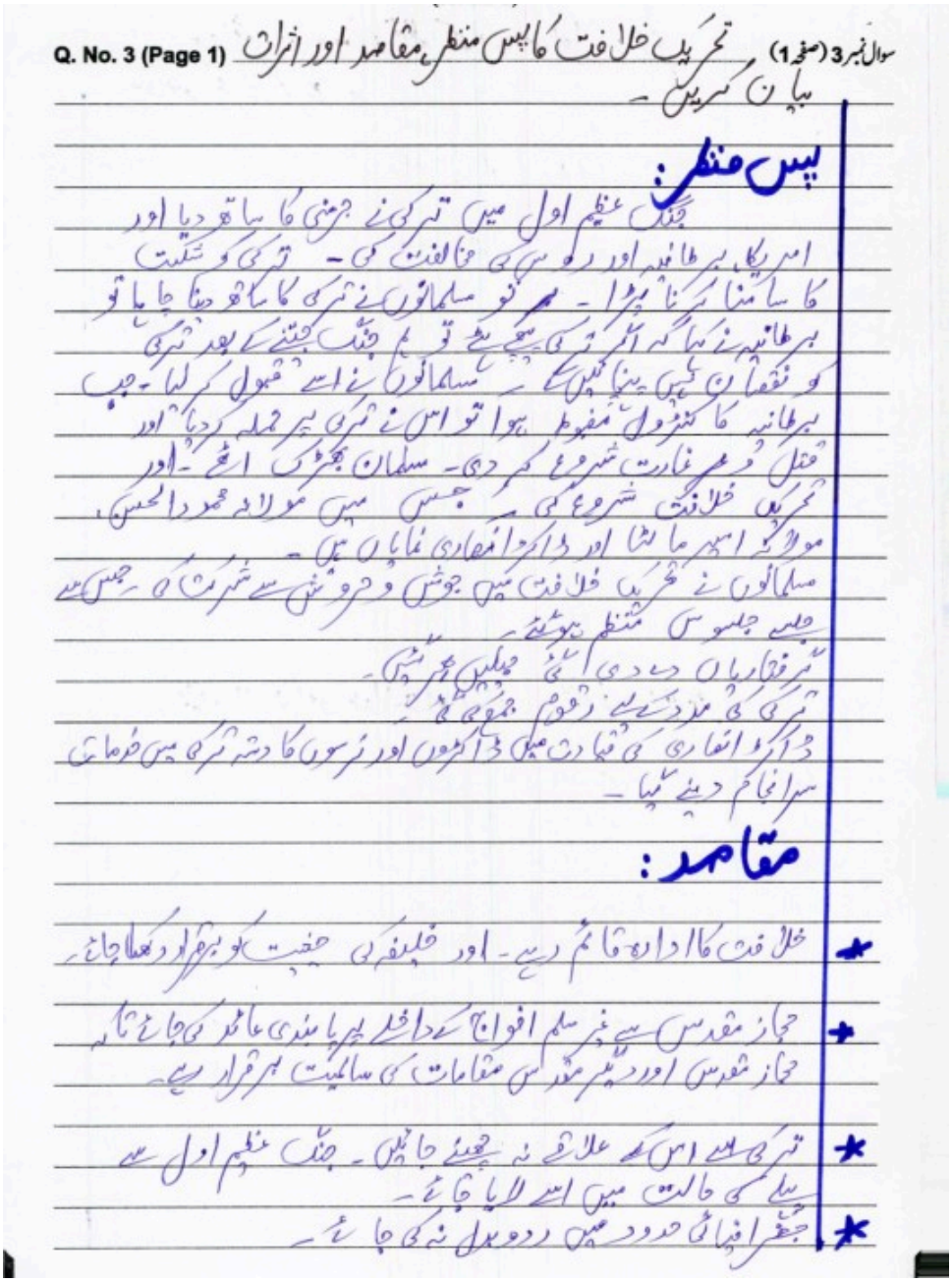
v معاشی طور پر بہتری لانا۔

Q. No. 2 Part (x) بین الاقوامی عدالت انصاف پر مختصر نوٹ تحریر کریں۔

سوال نمبر 2 جز (x)

جواب۔ بین الاقوامی عدالت انصاف اقوام متحدہ کا ایک اہم ادارہ ہے۔ جو جسے عدلیہ بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ عدالت ہے۔ بین الاقوامی عدالت انصاف ایسی عدالت ہے جو بڑے نوعیت کے مقدمات سماعت کرتی ہے۔ ریاستوں کے مابین تنازعے، انصاف کی فراہمی مختلف ریاستوں کے حقوق کا تحفظ اسی عدالت کی ذمہ داری ہے۔

بین الاقوامی عدالت کے اراکین کی تعداد 9 ہے۔ اور ایک ملک سے صرف ایک ہی رکن لیا جاتا ہے۔ کسی ریاست سے دو جج نہیں لے جا سکتے۔ اگر کسی معاملے میں ججوں کا فیصلہ موافقت اختیار کرے تو چیف جج کا فیصلہ دوبارہ فیصلہ کن شمار ہوتا ہے۔



Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر 3 (صفحہ 1) تحریک خلافت کا پس منظر، مقاصد اور اثرات بیان کریں۔

پس منظر:

جنگ عظیم اول میں ترکی نے جرمنی کا ساتھ دیا اور امریکا، برطانیہ اور روس کی مخالفت کی۔ ترکی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ جب مسلمانوں نے ترکی کا ساتھ دینا چاہا تو برطانیہ نے کہا کہ اگر ترکی ہمارے تو ہم جنگ جیتنے کے بعد ترکی کو نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ مسلمانوں نے اسے قبول کر لیا۔ جب برطانیہ کا کنٹرول مضبوط ہوا تو اس نے ترکی پر حملہ کر دیا اور قتل و غارت شروع کر دی۔ مسلمان بھڑک اٹھے۔ اور تحریک خلافت شروع کی۔ جس میں مولانا محمد الحسن، مولانا اسپر مالٹا اور ڈاکٹر انصاری نمایاں ہیں۔

مسلمانوں نے تحریک خلافت میں جوش و خروش سے شرکت کی۔ جس سے جلسے جلوس منظم ہوئے۔

پرفخاریاں دے دی آئی چیلیں تحریک۔

ترکی کی مدد کے لیے وفود جمع کیے۔

ڈاکٹر انصاری کی قیادت میں ڈاکٹروں اور نرسوں کا وفد ترکی میں خدمات سرانجام دینے گیا۔

مقاصد:

- خلافت کا ادارہ قائم رہے۔ اور خلیفہ کی حیثیت کو برقرار رکھا جائے۔
- حجاز مقدس سے غیر مسلم افواج کے داخلے پر پابندی عائد کی جائے تاکہ حجاز مقدس اور دیگر مقدس مقامات کی سالمیت برقرار رہے۔
- ترکی سے اس کے علاقے نہ چھینے جائیں۔ جنگ عظیم اول سے پہلے کی حالت میں اسے لایا جائے۔
- جغرافیائی حدود میں ردوبدل نہ کی جائے۔

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

اثرات:

تحریک خلافت کے بہت سے اثرات ہیں جن میں سے چند کا ذکر ذیل میں موجود ہے۔

i۔ **معاشی بدحالی:**
تحریک خلافت کی وجہ سے مسلمانوں نے سرکاری اداروں کا بائیکاٹ کر دیا۔ اور نوکریاں چھوڑ دیں جس کی وجہ سے مسلمانوں کو معاشی بدحالی کا سامنا کرنا پڑا۔

ii۔ **تعلیمی پستی:**
تحریک خلافت کی وجہ سے مسلمانوں نے تعلیمی اداروں سے بچوں کو نکال دیا۔ اور بچے تعلیم سے محروم ہو گئے۔ اور مسلمان تعلیمی میدان میں ناکام ہوئے۔

iii۔ **ہجرت:**
علماء کے کہنے پر بعض مسلمانوں نے ہجرت کی۔ اور افغانستان کی طرف روانہ ہوئے۔ بعض تو پہنچ گئے لیکن افغانستان نے آدھے سے زیادہ کو آنے نہ دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کے گھر بار، کاروبار سب کچھ ختم ہو گیا اور وہ قسم پرسی پر آ گئے۔

iv۔ **مسلم اخبارات:**
برصغیر میں ابوالکلام آزاد اور زمیندار جیسے اخبار شائع ہونے لگے۔ مسلم صحافت نے انگریزوں کے خلاف سخت لہجہ اختیار کر لیا۔ لاہور کے بیسیوں اخبار نے زبردست قسم کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا۔ پہلی صحافیوں کو نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

v۔ **سیاسی شعور** - مسلمانوں میں سیاسی شعور بڑھا۔

vi۔ گاندھی کی دوغلی پالیسی بے نقاب ہو گئی۔

vii۔ برطانوی حکومت کی جڑیں ہل گئیں۔

Q. No. 3 (Page 3) سوال نمبر 3 (صفحہ 3)

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1) پاکستان میں پولیس کے پانچ فرائض تفصیل سے تحریر کریں۔

پولیس کے فرائض

i- **جرائم کی روک تھام:**

پاکستان میں پولیس کا نیٹ ورک بہت مضبوط ہے۔ پولیس کا اہم مقصد جرائم کی روک تھام ہے۔ پولیس عوام کو محفوظ بنانے اور ان کو تحفظ دینے کے لیے کام کرتی ہے۔ چوروں، ڈاکوؤں، اور دیگر جرائم پیشہ افراد کی روک تھام پولیس کے فرائض میں شامل ہے۔ پولیس اہلکار سڑکوں پر گشت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ تاکہ کسی جگہ اگر جرم ہو رہا ہو تو اسے روکا جائے۔

ii- **پروٹوکول کی ذمہ داری:**

سیاسی شخصیتوں کے مثلاً صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ، وزیروں، غیر ملکی سفارت کاروں/سفیروں اور سیاسی راہنماؤں کی حفاظت کے لیے پولیس جو فرائض سرانجام دیتی ہے اسے پروٹوکول کہتے ہیں۔ پولیس کے دستے ان با اثر شخصیات کے ساتھ ہر وقت ہوتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور حفاظت بھی۔ ہمارے ملک میں تو صدر اور وزیر اعظم کے پروٹوکول میں بیس سے تیس گاڑیاں اور تین درجن پولیس کے اہلکار ہوتے ہیں۔

iii- **ٹریفک پر کنٹرول:**

سڑکوں پر ٹریفک کی بہتری جانے کے لیے ~~ٹریفک کا~~ پولیس کا علیحدہ شعبہ قائم ہے جسے ٹریفک پولیس کا نام دیا جاتا ہے۔ ٹریفک پولیس اہلکار سڑکوں اور چوراہوں پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اور قوانین کے مطابق ٹریفک کنٹرول کرتے ہیں۔ اگر کوئی شہری ہیلمٹ یا سیٹ بیلٹ نہ باندھے یا ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرے تو اس کا چالان کاٹتے ہیں۔

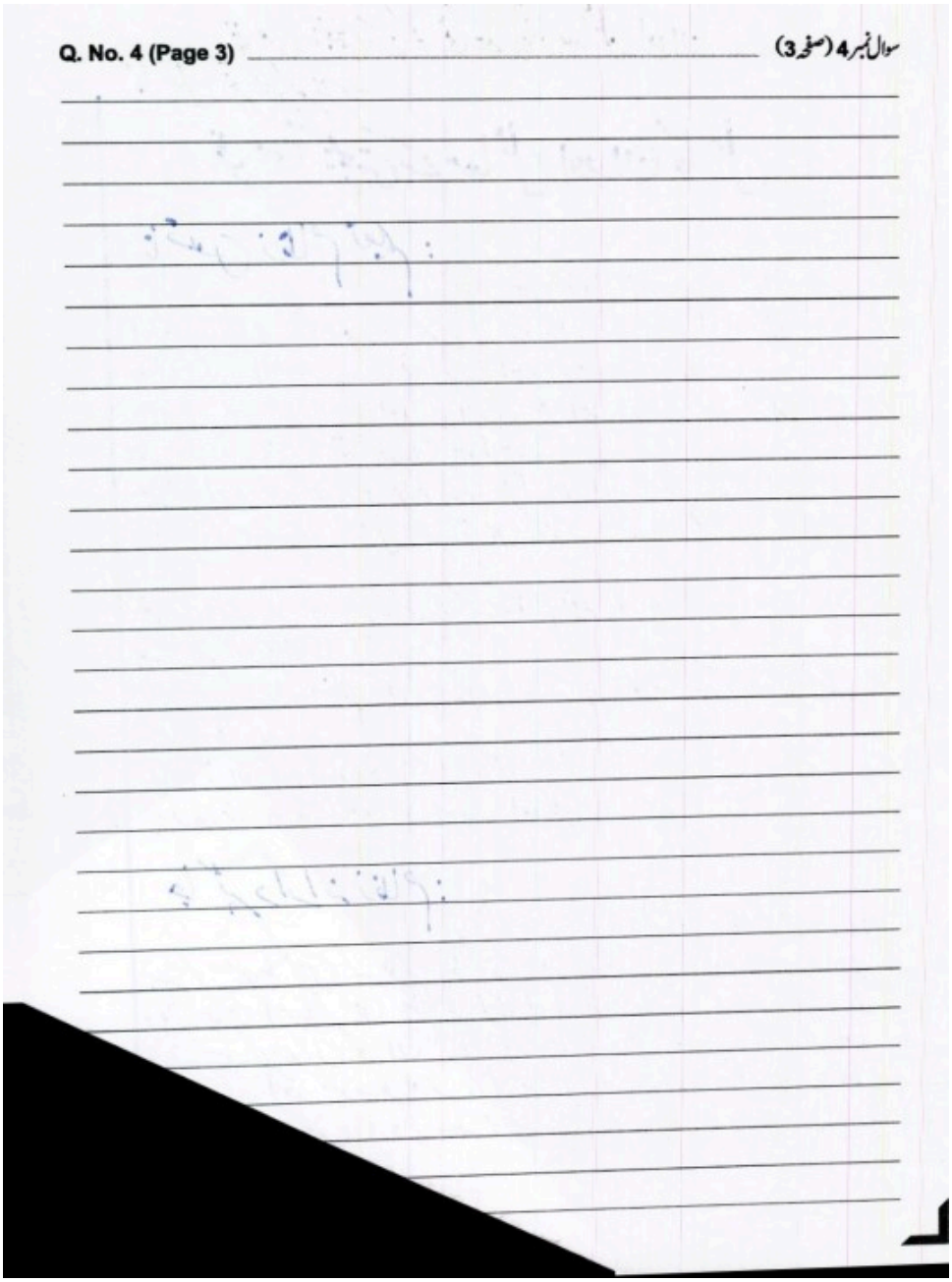
Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

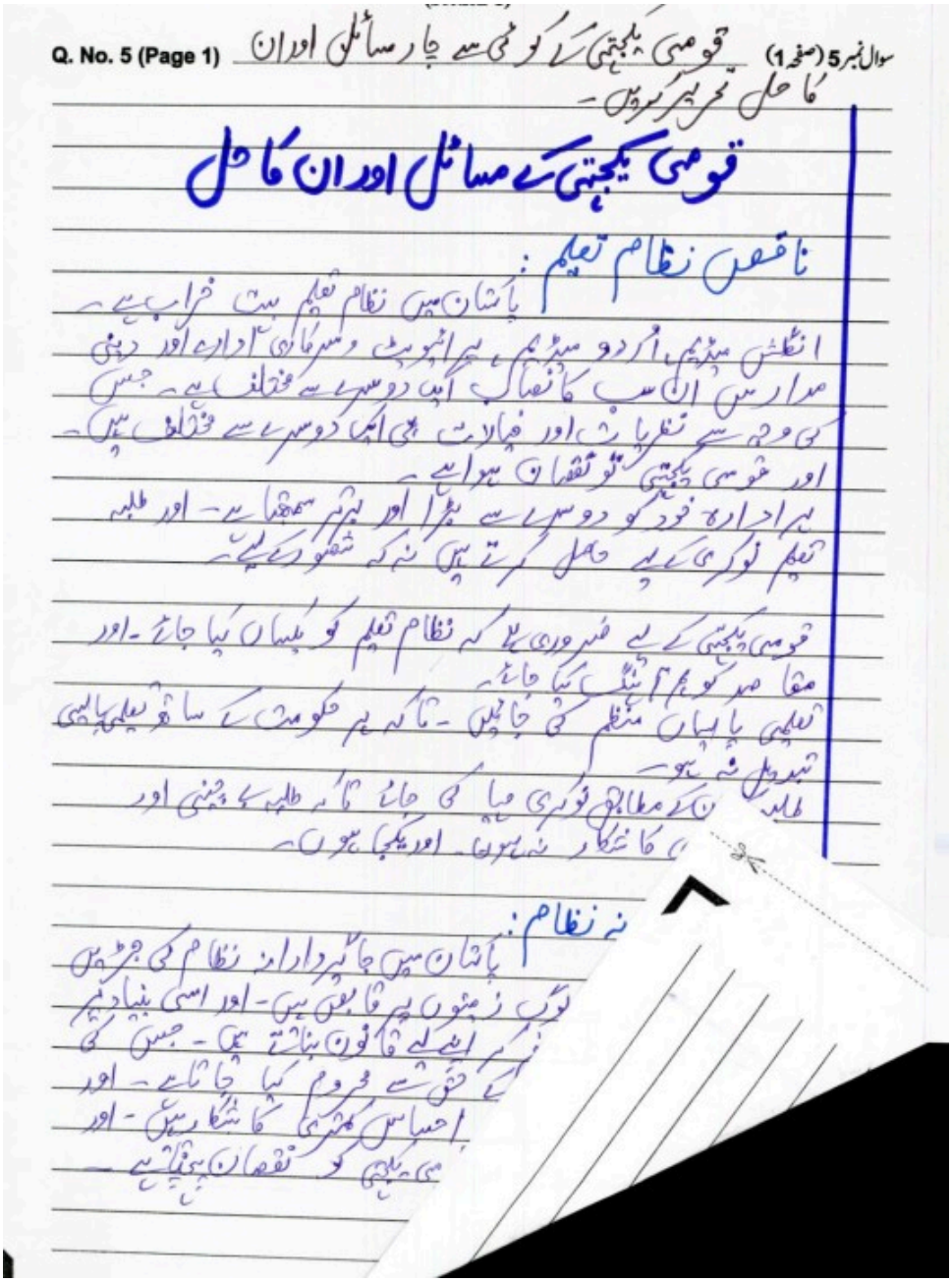
iv کرائم برانچ:

ہر صوبے میں پولیس کی برانچ جس کا نام کرائم برانچ ہے قائم کی گئی ہے۔ جس میں صرف کرائم کیسز حل کیے جاتے ہیں۔ کوئی بھی شہری جرم کرے تو اسے عدالت کے ذریعے ہی سزا دی جاتی ہے۔ کرائم برانچ کا سربراہ "ڈی آئی جی" ہوتا ہے۔ کرائم برانچ میں سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کیپٹن بھی ہوتا ہے۔

v- ٹیررازم عوامی اجتماعات:

عوامی اجتماعات چاہے سیاسی ہوں یا مذہبی ان کو ٹیررازم کرنا بھی پولیس کے فرائض میں شامل ہے۔ پولیس اجتماعات کی حفاظت کرتی ہے۔ اور سرکاری املاک کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر کوئی املاک کو نقصان پہنچائے یا اجتماعات میں بدامنی پھیلائے تو اسے بھی پولیس گرفتار کرتی ہے۔


Q. No. 4 (Page 3)
سوال نمبر 4 (صفحہ 3)



Q. No. 5 (Page 1) قومی یکجہتی کے کوئی سے چار مسائل اور ان کا حل تحریر کریں۔

سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

قومی یکجہتی کے مسائل اور ان کا حل

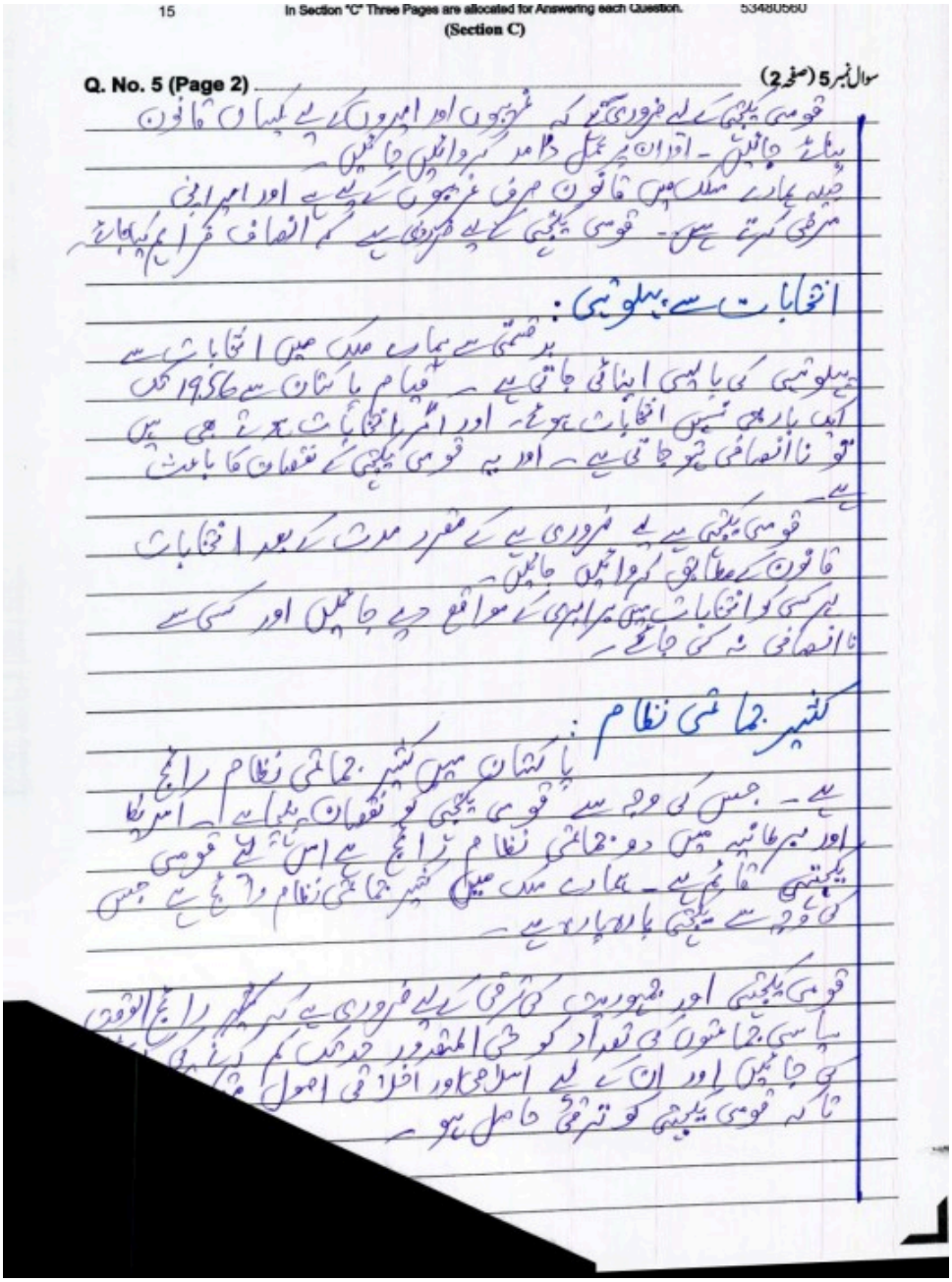
ناقص نظام تعلیم:

پاکستان میں نظام تعلیم بہت خراب ہے۔ انگلش میڈیم، اردو میڈیم، پبلک اسکول و سرکاری ادارے اور دینی مدارس ان سب کا نصاب آپس میں دوسرے سے مختلف ہے۔ جس کی وجہ سے نظریات اور خیالات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اور قومی یکجہتی کو نقصان ہوا ہے۔ ہر ادارہ خود کو دوسرے سے بڑا اور بہتر سمجھتا ہے۔ اور طلبہ تعلیم نوکری کے لیے حاصل کرتے ہیں نہ کہ شعور کے لیے۔

قومی یکجہتی کے لیے ضروری ہے کہ نظام تعلیم کو یکساں کیا جائے۔ اور مقاصد کو ہم آہنگ کیا جائے۔ تعلیمی پالیسیاں منظم کی جائیں۔ تاکہ ہر حکومت کے ساتھ تعلیمی پالیسی تبدیل نہ ہو۔ طلبہ کو ان کے مطابق نوکری مہیا کی جائے تاکہ طلبہ کے ذہنی اور ... کا شکار نہ ہوں۔ اور یکجا ہوں۔

ناقص نظام:

پاکستان میں جاگیردارانہ نظام کی جڑیں لوگ زمینوں پر قابض ہیں۔ اور اسی بنیاد پر ... اپنے لیے قانون بناتے ہیں۔ جس کی ... کے حق سے محروم کیا جاتا ہے۔ اور احساس کمتری کا شکار ہیں۔ اور ... یکجہتی کو نقصان پہنچاتا ہے۔



15 In Section "C" Three Pages are allocated for Answering each Question. 5348U560
(Section C)

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

قومی یکجہتی کے لیے ضروری ہے کہ غریبوں اور امیروں کے لیے یکساں قانون بنائے جائیں۔ اور ان پر عمل درآمد کروائیں جائیں۔ جبکہ ہمارے ملک میں قانون صرف غریبوں کے لیے ہے اور امیر اپنی من مرضی کرتے ہیں۔ قومی یکجہتی کے لیے ضروری ہے کہ انصاف فراہم کیا جائے۔

انتخابات سے پہلوتہی:

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں انتخابات سے پہلوتہی کی پالیسی اپنائی جاتی ہے۔ قیام پاکستان سے 1956 تک ایک بار بھی نہیں انتخابات ہوئے۔ اور اگر انتخابات ہوتے بھی ہیں تو ناانصافی ہو جاتی ہے۔ اور یہ قومی یکجہتی کے نقصان کا باعث ہے۔

قومی یکجہتی کے لیے ضروری ہے کہ مقررہ مدت کے بعد انتخابات قانون کے مطابق کروائیں جائیں۔ ہر کسی کو انتخابات میں برابری کے مواقع دیے جائیں اور کسی سے ناانصافی نہ کی جائے۔

کثیر جماعتی نظام:

پاکستان میں کثیر جماعتی نظام رائج ہے۔ جس کی وجہ سے قومی یکجہتی کو نقصان پہنچا ہے۔ امریکا اور برطانیہ میں دو جماعتی نظام رائج ہے اس لیے قومی یکجہتی قائم ہے۔ ہمارے ملک میں کثیر جماعتی نظام رائج ہے جس کی وجہ سے یکجہتی پارہ پارہ ہے۔

قومی یکجہتی اور بہتری کے لیے ضروری ہے کہ [illegible] رائج الوقت سیاسی جماعتوں کی تعداد کو حتی المقدور جتنا کم کیا جائے کیا جائیں اور ان کے لیے اسلامی اور اخلاقی اصول [illegible] تاکہ قومی یکجہتی کو ترقی حاصل ہو۔


Q. No. 5 (Page 3)
سوال نمبر 5 (صفحہ 3)